ISSN 1991-699X

مجلّہ تحقیق

جلد ۳۸، عدد مسلسل ۱۰۶

جنوری - مارچ ۲۰۱۷ء

مدیر: پروفیسر ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری

ڈین کلیہ علوم شرقیہ

کلیہ علوم شرقیہ، پنجاب یونیورسٹی

لاہور، پاکستان

راہنماے نگارش

مجلّہ تحقیق، ہائر ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان سے منظور شدہ، کلیہ علوم شرقیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان کا سہ ماہی تحقیقی مجلّہ ہے جس میں مشرقی زبانوں، ادبیات، ثقافت، تاریخ اور تصوف وعرفان کے موضوعات پر علمی مقالات شائع کیے جاتے ہیں۔

مقالہ نگاروں سے درخواست ہے کہ مقالہ ارسال کرتے ہوئے مندرجہ ذیل نکات کو پیش نظر رکھیں:

- مقالہ قبل ازیں کسی دوسرے مجلّہ میں شائع نہ ہوا ہو۔
- مقالہ A4 کاغذ پر Inpage میں ٹائپ ہو، نیز اس کی CD بھی ارسال کی جائے۔
- انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں مقالے کا خلاصہ بھی ارسال کیا جائے۔
- مقالے کی ضخامت بہت زیادہ نہ ہوتا کہ اس کی اشاعت جلد ممکن ہو سکے۔
- موضوع کا انتخاب عصری مسائل اور میلانات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جائے۔
- مقالے کی اشاعت مجلس ادارت اور مشاورین کی رائے سے مشروط ہے۔
- ارسال شدہ مقالات واپس نہیں کیے جائیں گے۔

نوٹ: مقالہ نگار حضرات کی آراء سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

اداریہ

مجلّہ تحقیق کا تازہ شمارہ دس مقالات پر مشتمل ہے۔ پہلا مقالہ اردو شاعری کے ہر عہد پر غالب مرزا اسد اللہ خاں غالب کے سفر رام پور سے متعلق ہے جسے ڈاکٹر لیاقت علی نے قلم بند کیا ہے۔ غالب نے اپنی زندگی میں رام پور ریاست کا سفر دو بار اختیار کیا۔ غالب کو رام پور دو وجہ سے بہت عزیز تھا: وہاں کے والی ان کے قدر دان تھے اور دوسری وجہ وہاں کے قدرتی مناظر اور غالب کے رامپوری تلامذہ تھے۔ علامہ اقبال کی فکر اور کلام وہ موضوعات ہیں جن پر برابر لکھا جا رہا ہے۔ شمارے کا دوسرا مضمون کلام اقبال کا تقابلی مطالعہ ہے جس میں علامہ اقبال کی دو شعری تصنیفات بانگ درا اور بال جبریل کا موازنہ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر عبدالستار ملک نے اس مضمون میں کئی حوالوں سے ان دونوں کتابوں کا تقابل پیش کیا ہے۔ تیسرا مقالہ اردو شاعری میں تصویر کاری اور محاکات نگاری کی روایت کے متعلق ہے جسے ڈاکٹر تسنیم رحمان نے لکھا ہے اور آغاز سے رومانوی تحریک تک اس روایت کا جائزہ لیا ہے۔ حضرت علی ہجویریؒ برصغیر کی تاریخ تصوف کا درخشاں باب ہیں۔ دنیا بھر کی زبانوں میں ان کی کتاب کشف المحجوب کے تراجم ہو چکے ہیں۔ ایک عرب خاتون نے بھی اس موضوع کو اپنے پی ایچ ڈی مقالے کا موضوع بنایا ہے۔ فاضل خاتون نے اپنے مقالے کا ایک جامع مقدمہ لکھا ہے جو ایک مستقل تصنیف کی حیثیت رکھتا ہے۔ مگر مقدمے میں ان سے بعض تسامحات سرزد ہو گئے ہیں۔ زاہدہ ناز نے اپنے مقالے تسامحات در مقدمہ کشف المحجوب میں نہ صرف ان تسامحات کی نشان دہی کی ہے بلکہ ان کی درستی بھی کی ہے۔ برصغیر کے تمام صوفی شعرا کے کلام پر فارسی زبان و ادب کے اثرات نمایاں ہیں۔ ڈاکٹر شازیہ شعیب نے اپنے مقالے میں خواجہ غلام فریدؒ کے کلام پر فارسی زبان کے اثر و نفوذ کا جائزہ لیا ہے۔ راجہ سکھ جیون کشمیری فارسی ادب کے حوالے سے اہم نام ہے۔ شاہنامہ فردوسی سے متاثر ہو کر اس نے شاہنامہ کشمیر کی تصنیف میں دل

چسپی لی تھی۔ راجہ سکھ جیون کی کشمیر میں فارسی ادب کے فروغ بالخصوص شاہنامہ کشمیر کے ضمن میں خدمات کا جائزہ ڈاکٹر فلیحہ کاظمی اور عنبر ذوالفقار کی مشترکہ کاوش ہے۔ اسی طرح اردو ناول کا دیہی منظر نامہ اور عورت ڈاکٹر غلام عباس اور آمنہ بتول کی ایک اور مشترکہ تحقیقی کاوش ہے۔

ڈاکٹر نصرت نثار نے خواجہ ثناء اللہ بٹ کی کشمیر کی اردو صحافت میں خدمات کو موضوع تحقیق بنایا ہے۔ قدیم لاطینی ادبی شاہکار ''سنہری گدھا'' پر ڈاکٹر ظہیر عباس نے دادِ تحقیق دی ہے۔ شمارے کا آخری مقالہ پرفارمنگ آرٹ یعنی فلم سے متعلق ہے جسے ڈاکٹر احمد بلال نے لکھا ہے۔ اس مقالے میں پاکستانی سینما کا تنقیدی حقیقت نگاری سے سماجی ڈرامے تک کے ارتقائی سفر کا جائزہ لیا گیا ہے۔

مجھے امید ہے کہ حسب سابق مجلّہ تحقیق کا یہ شمارہ بھی اپنے بیش قیمت مشمولات کی بنا پر قارئین و محققین سے دادِ تحسین وصول کرے گا۔

محمد فخر الحق نوری

(مدیر)

فہرست

غالب کا دارالسرور/ ڈاکٹر لیاقت علی ۷

بانگ درا اور بالِ جبریل کا تقابلی مطالعہ (فکر وفن کے تناظر میں) / ڈاکٹر عبدالستار ملک ۲۱

اردو شاعری میں تصویر کاری اور محاکات نگاری کی روایت (آغاز رومانوی تحریک تک)

/ ڈاکٹر تسنیم رحمان ۴۱

تسامحات در مقدمہ کشف المحجوب از ڈاکٹر اسعاد قندیل/ ڈاکٹر زاہدہ ناز ۶۵

خواجہ غلام فرید کے کلام پر فارسی زبان کا اثر ونفوذ/ ڈاکٹر شازیہ شعیب ۷۵

راجہ سکھ جیون اور ان کے فارسی ادب کے لیے خدمات/ ڈاکٹر سیدہ فلیحہ زاہرہ کاظمی ۸۵

اُردو ناول کا دیہی منظر نامہ اور عورت/ ڈاکٹر غلام عباس/ سکالر آمنہ بتول ۹۵